خلافتِ رابعہ کے پہلے غیر ملکی دورے سے کامیاب و کامران واپسی پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت مرکزِ سلسلہ تشریف لے آئے

ربوہ میں امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور دیگر احباب نے حضور کا والہانہ استقبال کیا

سپین کی پوری قوم کا دل اسلام کی طرف مائل ہو رہا ہے یہ معمولی بات نہیں

لاہور میں آمد کے بعد احبابِ جماعت سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مختصر خطاب

ربوہ: ۱۲ اخاء / اکتوبر۔ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے بابرکت دورِ خلافت کے پہلے غیر ملکی دورے سے آج رات ۸ بجے بخیریت تمام مرکز سلسلہ ربوہ میں تشریف لے آئے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ حضور کے ہمراہ حضور کی حرم محترم حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ اور دیگر اہلِ قافلہ بھی بخیریت واپس تشریف لے آئے۔ قصرِ خلافت کے احاطہ میں حضور کی کار رکنے کے بعد امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان تحریک جدید کے وکلاء دیگر افسران صیغہ اور دیگر احباب جماعت نے حضور کا استقبال کیا۔ حضور ایدہ اللہ نے کمال شفقت سے وہاں پر موجود تمام احباب کو باری باری شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ یہاں پر قریباً دو تین صد احباب جمع تھے جنہوں نے نعرہ ہائے تکبیر اسلام زندہ باد احمدیت زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع زندہ باد کے نعروں سے حضور کا خیر مقدم کیا۔ جملہ احباب کو شرف مصافحہ عطا کرنے کے بعد حضور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔ جہاں پر خاندان حضرت اقدس کے احباب نے حضور سے ملاقات کی۔

حضور ایدہ اللہ گیارہ اور بارہ اکتوبر کی درمیانی رات کو کراچی تشریف لائے جہاں پر مرکز سے گئے ہوئے نمائندگان صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید اور مقامی جماعت کے عہدیداروں نے حضور کا استقبال کیا۔ ۱۲ اکتوبر کو دوپہر کے وقت حضور کراچی سے روانہ ہوئے اور سہ پہر ۳ بجکر پچاس منٹ پر حضور ایدہ اللہ کا طیارہ لاہور ائرپورٹ پر اترا۔ اور ۴ بجے کے قریب جہاز کا پہلا دروازہ کھلنے کے تھوڑی دیر بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ سیاہ رنگ کا ایک بیگ اٹھائے ہوئے جہاز سے باہر تشریف لائے۔ سیڑھی کے سامنے لاہور کی جماعت کے بریگیڈیر (ریٹائرڈ) رفیع الزمان صاحب اور کرنل غلام حسین صاحب ورک حضور کے استقبال کے لیے موجود تھے۔ حضور نے ان ہر دو احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور سامان سے متعلق ضروری ہدایات دینے کے بعد پی آئی اے کی ایک بسکٹی رنگ کی کار کے ذریعہ جہاز سے وی آئی پی لاونج تک تشریف لائے۔ جہاں حضور نے کار سے باہر نکلتے ہی محترم رحمت صاحب ڈرائیور (کار حضور ایدہ اللہ) کو شرف مصافحہ بخشا۔ پھر وہاں پر موجود چند اصحاب کو شرف مصافحہ بخشنے کے بعد حضور ایدہ اللہ پیدل ہی ائرپورٹ سے باہر تشریف لے آئے۔ اس وقت حضور کے ساتھ محترم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع لاہور تھے۔ یہاں لاہور، گوجرانوالہ اور شیخوپورہ کے علاوہ بعض دوسری قریبی جماعتوں سے کثیر تعداد میں آئے ہوئے احمدی احباب سڑک کے دونوں طرف قطاریں باندھے کھڑے تھے اور حضور کو دیکھتے ہی سب احباب نے السلام علیکم اور اھلاً و سھلاً و مرحباً کہا۔ اور نعرہ ہائے تکبیر، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد کے پُرجوش نعرے لگائے۔ حضور تھوڑی دیر کے بعد واپس وی آئی پی لاؤنج تک تشریف لے گئے جہاں سے حضور اپنی سیاہ مرسیڈیز کار میں تشریف فرما ہوئے اور حضور کی کاروں کا قافلہ ائرپورٹ سے چھاؤنی میں طفیل روڈ پر واقع محترم بریگیڈیر (ریٹائرڈ) رفیع الزمان صاحب کے گھر کی طرف روانہ ہوا اور قافلہ کے ساتھ تمام احبابِ جماعت کاروں موٹر سائیکلوں اور سائیکلوں پر سوار ہو کر اس کوٹھی کی طرف روانہ ہو گئے اور جنہیں کوئی سواری میسر نہ آسکی وہ اس کوٹھی کی جانب بے اختیار بھاگنے لگے اور تھوڑی دیر میں کوٹھی کا لان جس میں شامیانہ لگا کر اور دریاں بچھا کر بیٹھنے کا معقول انتظام تھا، بھر گیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کوٹھی میں پہنچ کر اندر تشریف لے گئے اور قریباً نصف گھنٹہ بعد باہر تشریف لائے اور بعض احباب کو شرف مصافحہ عطا کرنے کے بعد ۴ بجکر ۵۵ منٹ پر اس لان میں تیار شدہ سٹیج پر رونق افروز ہوئے جو اس موقعہ کے لیے بڑی خوبصورتی سے تیار کیا گیا تھا۔ حضور نے فوراً ہی امیر صاحب ضلع لاہور کو تلاوت کے لیے ارشاد فرمایا چنانچہ موصوف نے سورۃ النصر کی تلاوت فرمائی اور پھر حضور نے ایک مختصر سا خطاب فرمایا۔

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ میں سب سے پہلے تو اس بات پر معذرت خواہ ہوں کہ مجھے اس علیحدہ جگہ کا علم نہ تھا جس کی وجہ سے میں اندر بیٹھا رہا۔ پہلے سے اگر اس کا علم ہوتا تو اکثر وقت یہیں گزارتا۔

اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی دعاؤں، جماعت کے خلوص اور جماعت کی گریہ وزاری کو اس طرح قبول فرمایا ہے کہ ہمارے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ جو کچھ ہوا بظاہر بالکل ناممکن نظر آتا تھا اور انسان کے بس کی بات ہے ہی نہیں۔ پتہ نہیں ہو کیسے گیا اور ہم نے اپنی آنکھوں سے یہ سب کچھ ہوتا ہوا دیکھا۔ قوم کی قوم کے دل اسلام کی طرف مائل ہو جانا معمولی بات نہیں۔ انسان کے بس کا روگ نہیں یہ محض اللہ تعالیٰ کے کام ہیں۔

حضور نے فرمایا یوں تو ایسے نظارے ہر جگہ دیکھنے میں آتے، لیکن خاص طور پر سپین کے واقعات بڑے عجیب ہیں۔ سپین کے لوگوں میں جو تبدیلی دیکھی گئی ہیں ان کو تو یورپین دماغ بھی نہیں سمجھ سکتا کہ ہو کیا گیا ہے؟ حضور نے بتایا کہ جس علاقے میں ہم گئے وہاں کی آبادی کیتھولک ہے۔ یہ اپنے مذہب کے بارے میں بڑے سخت ہیں اور چند سال قبل کسی دوسرے فرقے کو بھی یہاں آزادی نہیں تھی۔ یہاں کسی دوسرے فرقہ کا گرجا نہیں تھا اور ابھی بھی اس علاقہ میں کوئی دوسرا گرجا نہیں تھا۔ مذہبی لحاظ سے اس ملک کی یہ حالت تھی اور سیاسی لحاظ سے یہاں تیزی سے اشتراکیت پھیل رہی تھی جس کے نتیجہ میں وہ مذہب سے بالکل ہی دور ہو رہے تھے اور مذہب کو شک کی نگاہ سے دیکھنے لگے تھے اور جہاں تک اسلام کا تعلق ہے یہ دونوں اسلام کے دشمن ہیں۔

ان وجوہ کی بناء پر یہ خیال تھا کہ مقامی لوگ ہماری اس مسجد میں دلچسپی نہیں لیں گے یا لیں گے تو مخالفانہ لیں گے۔ حضور نے جذباتِ شکر سے لبریز ہو کر فرمایا لیکن ہم

(باقی صفحہ پر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد نمبر ۷۱ / ۳۶ | بدھ ۲۵ ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ، ۱۳ اخاء ۱۳۶۱ھ، ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۲ء | نمبر ۲۲۹

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

ولیوم نمبر ۵ بابت ۱۱ تا ۱۳ اگست ۱۹۸۲ء

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی کوپن ہیگن میں تشریف آوری اور استقبال

سہ روزہ قیام کے دوران حضور کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات۔ مجلس ارشاد میں احباب کے سوالات کے جواب

استقبالیہ میں علم دوست ڈینش اصحاب سے تبادلہ خیالات، ڈنمارک کی پہلی مجلس شوریٰ کا انعقاد

مشن ہاؤس میں پریس کانفرنس سے خطاب۔ ایک اخباری نمائندہ سے علیحدہ پریس ملاقات

سورۃ الکہف میں مذکور حقائق و معارف پر مشتمل خطبہ جمعہ اور لیمبرگ کے لئے روانگی:

الفضل کے وقائع نگار خصوصی کے قلم سے

کوپن ہیگن میں ورود اور استقبال

سیدنا حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا مع دیگر اہل قافلہ ۱۰ اگست کی شام کو براستہ مالمو محترم سید میر مسعود احمد صاحب کی معیت میں ڈنمارک کے ساحلی مقام DRAGOR پہنچے اور پھر وہاں سے موٹر کاروں کے ذریعہ کوپن ہیگن میں مسجد نصرت جہاں میں تشریف لائے۔ مسجد سے باہر احباب جماعت کثیر تعداد میں جمع تھے اور حضور کی تشریف آوری کے منتظر تھے۔ ان سب نے اَھْلاً وَّ سَھْلاً وَّ مَرْحَبًا عرض کر کے اپنے آقا ایدہ اللہ کا استقبال کیا۔ حضور نے سب احباب سے باری باری مصافحہ کیا اور ان کی خیریت دریافت فرمائی نیز خاص طور پر ڈینش نومسلم احمدی احباب محترم جناب عبدالسلام میڈسن، محترم جناب الحاج نوح سوینڈ ہنسن محترم جناب کمال احمد کروگ اور محترم جناب ابراہیم بوم ہالٹ سے دیر تک باتیں کرتے رہے۔ بعد ازاں حضور مسجد سے ملحق مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ غروب آفتاب کے بعد حضور مسجد نصرت جہاں میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کے لیے تشریف لائے۔

مجلس ارشاد سے خطاب

۱۱ اگست کو حضور نے دن کا بیشتر حصہ دفتر میں تشریف فرما رہ کر ڈاک ملاحظہ فرماتے اور اہم خطوط کے جواب لکھوانے میں گزارا اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

شام کے ساڑھے پانچ بجے حضور مجلس ارشاد میں (جو مسجد نصرت جہاں میں منعقد ہوئی) رونق افروز ہوئے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کے ارشادات سے مستفیض ہونے کے لیے کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ مستورات کے لئے مشن ہاؤس کے نیچے ہال میں انتظام کیا گیا تھا اور وہاں لاؤڈ سپیکر لگا دیا گیا تھا تاکہ وہ بھی حضور کے ارشادات سن سکیں۔ چنانچہ وہ بھی کثیر تعداد میں آئی ہوئی تھیں۔

تربیت کا اصل ذریعہ

حضور کے رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مبلغ ڈنمارک مکرم منصور احمد صاحب مبشر نے کی۔ انہوں نے سورۃ الصف کے ایک رکوع کی تلاوت کی۔ تلاوت کے بعد حضور نے احباب سے دریافت فرمایا کہ کتنے احباب کو ان آیات کا ترجمہ آتا ہے یا اگر پورا ترجمہ نہ آتا ہو تو وہ اس کے مفہوم سے آگاہ ہوں اس پر کئی احباب نے ہاتھ اٹھائے لیکن چونکہ تعداد توقع سے کم تھی اس لیے حضور نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ اکثر کو ان آیات کا ترجمہ نہیں آتا۔ یہ امر قابل افسوس ہے۔ معنی سمجھے بغیر تلاوت کرنا یا سننا تو چنداں مفید نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوز سے قرآن کریم پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ جب معنے ہی نہ آتے ہوں تو انسان قرآن کریم کو سوز سے کیسے پڑھ سکتا ہے۔

حضور نے قرآن کریم کا ترجمہ جاننے کی اہمیت ذہن نشین کراتے ہوئے فرمایا اصل تربیت تو قرآن کریم سے ہوتی ہے۔ اگر قرآن سے عشق نہ ہو اس سے لگاؤ نہ ہو اور اس کے معانی اور مفہوم سے آگاہ ہونے کی تڑپ نہ ہو تو پھر تربیت کیسے ہو سکتی ہے۔ آپ لوگوں کو چاہیئے کہ جن آیات کا جماعتی زندگی سے تعلق ہے، جن میں صفات باری کا بیان ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے ان کی کثرت سے تلاوت کیا کریں اور پھر ان کا ترجمہ اور مفہوم بھی آپ کو آنا چاہیئے تاکہ قرآنی انوار سے آپ مستفیض ہو سکیں۔ بعض اوقات اگر خاص ماحول میں قرآن مجید کی تلاوت کی جائے تو اس کا دل پر اتنا اثر ہوتا ہے کہ ایک ہی آیت انسان کی کایا پلٹ دیتی ہے۔

قرآن مجید میں تربیت کی زبردست طاقت موجود ہے لیکن اس طاقت سے جبھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے جب معانی سمجھ کر اس کی تلاوت کی جائے۔ پھر آپ کو چاہیئے کہ بچوں کو بھی ایسی آیات ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کرائیں۔ اس کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ تلاوت با ترجمہ کے ٹیپ تیار کروائے جائیں اور وہ بچوں کو بار بار سنائے جائیں لیکن ضروری ہے کہ تلاوت کرنے والے کی آواز میں سوز ہو۔ صحیح پڑھنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ آواز میں سوز کا ہونا بھی ضروری ہے تاکہ دل پر اثر ہو۔

بعض چھوٹی لیکن نہایت پر حکمت باتیں

اس کے بعد حضور نے فرمایا بعض بظاہر چھوٹی باتیں ہوتی ہیں لیکن وہ ہوتی بہت پر حکمت ہیں ان کی طرف بھی توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ جو لوگ نماز باجماعت میں تاخیر سے شامل ہوتے ہیں اور انہیں امام کے سلام پھیرنے پر نماز پوری کرنا ہوتی ہے وہ امام کے پہلا سلام پھیرنے پر ہی یکدم کھڑے ہو جاتے ہیں اور بقیہ نماز پڑھنی شروع کر دیتے ہیں حالانکہ انہیں اس وقت کھڑا ہونا چاہیئے جب امام دوسرا سلام بھی پھیر چکے۔ جب تک امام دوسرا سلام پھیر کر نماز پوری نہیں کر لیتا وہ اس کی اتباع سے آزاد نہیں ہو سکتے۔

ایک اور بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور نے فرمایا دوسری بات یہ ہے کہ مقتدیوں کے لیے ضروری ہے کہ نماز میں اپنی ہر حرکت کو امام کے تابع رکھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص امام سے پہلے سجدہ سے اپنا سر اٹھاتا ہے اسے اس حالت میں اٹھایا جائے گا کہ اس کا سر گدھے کا سر ہوگا۔ یہ اس لئے فرمایا کہ گدھا اپنے مالک کی آواز پر کم توجہ دیتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فعل خدا کی وحی کے تابع تھا۔

آپ نے فرمایا ہے۔

الامام جنۃ یقاتل من ورائہ

اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ جو امام کی کامل اتباع کرے گا اور ہر حالت میں اس کے پیچھے رہے گا وہ محفوظ رہے گا۔ اور جو اس سے باہر ہوگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ خطرہ [illegible] لے گا۔ اسی لحاظ سے نمازیں مقتدی کی حفاظت اسی میں ہے کہ اُس کی ہر حرکت امام کے تابع ہو ورنہ وہ اپنی نماز کو ضائع کرنے والا ٹھہرے گا۔

حضور نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان چھوٹی چھوٹی باتوں میں بڑی حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ بظاہر یہ چھوٹی نظر آتی ہیں لیکن جماعتی اور قومی ترقی کا راز ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر کماحقہ عمل پیرا ہونے میں مضمر ہے،

اپنے اوپر موت وارد کرنے سے مراد

اس خطاب کے بعد حضور نے احباب جماعت کو اجازت دی کہ اگر وہ کوئی سوال پوچھنا چاہیں تو پوچھ سکتے ہیں۔ چنانچہ احباب نے باری باری بہت سے سوال پوچھے اور حضور قریباً ۲ گھنٹے تک ان کے جواب دیتے رہے۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ حضور نے منصب خلافت کی ذمہ داریاں سنبھالنے کے بعد فرمایا تھا کہ میں نے محسوس کیا کہ میں مر گیا ہوں اور اس کی بجائے ایک نیا وجود پیدا ہوا ہے۔ اس سے کیا مراد ہے؟

حضور نے اس کے جواب میں فرمایا موت سے مراد ہے کہ خواہشات اور وجود کو ایسا بنا لینا کہ سوائے خدا کے کچھ بھی باقی نہ رہے یہ روحانی موت ہے۔ اور یہ خوش نصیبی پر دلالت کرتی ہے کیونکہ خدا ایسی موت کے بعد نئی حیات ضرور عطا کرتا ہے۔ ان معنوں میں میں نے جماعت کے لیے دعا کی تھی۔ یہ موت ایک وقت کا سانحہ نہیں ہے بلکہ یہ موت تو ہر آن قبول کرنا پڑتی ہے اور ہر آن ایک نئی زندگی حاصل کرنا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس حیات بخش موت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

(الانعام آیت ۱۶۳)

ترجمہ:۔ تو کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

کلام الٰہی کا یہ کمال ہے کہ اس مختصر سی آیت میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام بھی بیان کر دیا اور پھر الفاظ کی ترتیب بھی وہ رکھی جس میں بہت بڑی حکمت پوشیدہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام تھا۔ اللہ تعالیٰ کی آواز پر کلیتہً لبیک کہنا۔ انسان اللہ تعالیٰ کی آواز پر اس طرح لبیک کہہ ہی نہیں سکتا جب تک کہ وہ اپنے پر کامل فنا کی حالت طاری نہ کرے۔ پھر کامل فنا کے نتیجہ میں ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کامل حیات عطا ہوتی ہے۔ اس آیت میں پہلے اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ کو رکھا ہے۔ پھر قربانی کو اور اس کے بعد حیات کو۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ عبادت ایسی چیز ہے کہ اس کے بغیر قربانی کی توفیق نہیں ملتی۔ عبادت قبول ہوتی ہے تو قربانی کی توفیق ملتی ہے اور قربانی کے نتیجہ میں ہی نئی زندگی عطا ہوتی ہے۔ جسے نئی زندگی مل جائے وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہونے کے لئے ہر دم تیار رہتا ہے اور اس طرح ہر موت کے بعد اسے ایک نئی حیات ملتی چلی جاتی ہے۔

اسی ضمن میں حضور نے مغربی معاشرہ کے بُرے اثرات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس معاشرہ کا نوجوانوں پر ایک بُرا اثر یہ پڑتا ہے کہ وہ عبادت سے غافل ہو جاتے ہیں۔ اور سب سے مقدم چیز عبادت ہی ہے اسی کے نتیجہ میں قربانیوں کی توفیق ملتی اور نئی زندگی عطا ہوتی ہے۔ جب عبادت ہی نہ ہو تو نئی زندگی کیسے مل سکتی ہے۔ اس لیے احمدیوں کو یہاں سب سے پہلے عبادت کا حق ادا کرنے کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اگر نماز با جماعت کا اہتمام نہ ہو تو پھر جماعتی زندگی باقی نہیں رہتی اسی لیے با جماعت نماز ادا کرنے کی بڑی ضرورت ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ پانچوں نمازیں وقت پر ادا کی جائیں۔ میں نے ان ملکوں میں محسوس کیا ہے کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو وقت پر نماز ادا نہیں کرتے۔ انہوں نے پانچ کی بجائے تین نمازیں بنا لی ہیں۔ ان کا معمول ہی یہ ہے کہ ظہر اور عصر کو ملا کر اور مغرب اور عشاء کو ملا کر نمازیں ادا کرتے ہیں۔ یہ درست نہیں۔ پانچوں نمازیں اپنے اپنے وقت پر ادا کرنی چاہئیں۔

اسی ضمن میں حضور نے عورتوں میں پائی جانے والی ایک خرابی کا بھی ذکر کیا فرمایا عورتیں یہاں کے فیشن سے متاثر ہو کر اس قسم کا بناؤ سنگھار کرتی ہیں جس سے ان کے لیے وضو کرنا دوبھر ہو جاتا ہے اور اس کے نتیجہ میں وہ نمازوں سے غفلت برتنے لگتی ہیں۔ حضور نے عورتوں کو مخاطب کرتے ہوئے زور دے کر فرمایا ایسے بناؤ سنگھار کو چھوڑ دو جو وضو کے راستہ میں روک بن جائے اور تمہیں نمازوں سے غافل کر دے نیز فرمایا بعض نوجوان محض اس لیے نماز پڑھنے سے کتراتے ہیں کہ کہیں پتلون کی کریز خراب نہ ہو جائے۔ اور اگر پڑھتے ہیں تو ان کا دھیان پتلون کی کریز کی طرف لگا رہتا ہے۔ ایسی نماز کا کیا فائدہ کہ انسان کا دھیان کریز کو درست رکھنے میں ہی لگا رہے باکردار قومیں ایسی باتوں کو اہمیت نہیں دیتیں اور ان کی پرواہ نہیں کرتیں۔ اصل چیز کردار ہے اور کردار بنتا ہے اسلامی شعار کو اپنانے سے۔ ایک مومن کا اصل لباس تو لباس التقویٰ ہے جو عبادت میں حائل نہیں ہوتا۔ نہ پتلون کا پہننا قابلِ اعتراض ہے اور نہ کسی اور لباس کا بشرطیکہ وہ عبادت میں حائل نہ ہو۔ احمدیوں کو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے کہ ان کا اصل لباس تقویٰ کا لباس ہے اگر وہ یہ نہیں پہنیں گے تو پھر نہ انہیں عبادت کی توفیق ملے گی، نہ قربانیوں کی اور نہ وہ نئی حیات سے ہمکنار ہو سکیں گے پس اپنے گھروں کو عبادت سے سجائیں۔ اپنی بیویوں کو نمازوں کی عادت ڈالیں اور بچوں کو نماز کا عادی بنائیں۔ یہی وہ طریق ہے۔ جس سے نفس پر موت وارد ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے نئی زندگی عطا کی جاتی ہے۔

بے پردگی کی اصل جڑ

مغربی ملکوں میں پردہ کی راہ میں حائل مشکلات کے ذکر پر حضور نے فرمایا یہ سب نفس کے بہانے ہیں بنیادی طور پر بے پردگی ایک تہذیب کا نام ہے۔ جو عورت اس تہذیب کو اختیار کرتی ہے وہ کبھی باپردہ نہیں رہ سکتی۔ یہ سب خرابی نماز کو ترک کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے اس امر پر قرآن مجید میں بڑی جامعیت کے ساتھ روشنی ڈالی ہے چنانچہ فرماتا ہے:۔

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝

(مریم آیت ۶۰)

ترجمہ:۔ پھر ان کے بعد ایک ایسی نسل آئی جنہوں نے نماز کو ضائع کر دیا اور نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے۔ وہ عنقریب گمراہی کے مقام تک پہنچ جائیں گے۔

حضور نے اس آیۂ کریمہ کی تفسیر بیان کر کے واضح فرمایا کہ نماز کو ترک کرنے کے نتیجہ میں انسان خواہشات کی پیروی کرنے لگتا ہے اور اس کا انجام گمراہی کی شکل میں ظاہر ہوئے بغیر نہیں رہتا نماز کو ترک کرنے اور خواہشات کی پیروی کرنے سے پہلے انسان کو گناہ کی چاٹ پڑتی ہے اور پھر وہ اس میں پوری طرح ملوث ہو جاتا ہے اس لئے پردہ کی راہ میں حائل مشکلات سب نفس کے بہانے ہیں اور اپنی ذات میں ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ مغربی معاشرہ آزادیٔ ضمیر کے نام پر بے حیائی پھیلا رہا ہے۔ سچی عزت تقویٰ سے نہیں بلکہ اپنے مخصوص اور منفرد کردار سے ملتی ہے۔ ایک پہلو سے عظمت کردار ہی کا نام لباس التقویٰ ہے۔ اس آیۂ کریمہ کی روشنی میں حضور نے نماز کی انقلاب انگیز تاثیر اور عظمتِ کردار کے سلسلہ میں پردہ کی اہمیت واضح کرنے کے بعد مغربی ملکوں میں رہنے والی احمدی خواتین کو مخاطب کر کے فرمایا اسلام کی امن کی چار دیواری میں رہیں اور پردہ کی حفاظت کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو لیڈر بنا کر بھیجا ہے ان کا غلام بننے کے لئے نہیں بھیجا اور پھر مردوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ان ملکوں میں بے حیائی کے نظارے عام ہیں۔ آپ یہاں سمٹ کر چلیں اور اپنی حفاظت کا خیال رکھتے ہوئے چلیں۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کے اندر روحانی دفاع کا ایک نظام قائم کیا ہے اور وہ تقویٰ کی ڈھال سے عبارت ہے اس نظام کو ناکارہ نہ ہونے دیں۔ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ خود متاثر نہ ہوں بلکہ دوسروں پر اثر ڈالنے والے بنیں۔

اندرونی بیماری باہر نکلنے کی ایک علامت

ایک دوست نے مغربی ملکوں میں وی سی آر کے بڑھتے ہوئے استعمال کا ذکر کیا حضور نے فرمایا وی سی آر بذاتِ خود بیماری نہیں ہے بلکہ اندرونی بیماری کے باہر نکلنے کی ایک علامت ہے اندرونی بیماری ہے واتبعوا الشھوات یہ اور اسی قسم کی دوسری برائیاں نفسانی خواہشات کی پیروی کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں۔ اگر احمدی بچوں میں یہ علامت ظاہر ہو تو اس اندرونی بیماری کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اس تعلق میں یہ بھی یاد رکھیں کہ ماں باپ کی اندرونی تصویر اولاد کی شکل میں ڈھل کر سامنے آتی ہے اپنے بچوں کو ایسی تصویر دیں کہ جسے اپنا کر آپ کے بچے محسوس کریں کہ آپ متقی پرہیزگار ہیں تب وہ آپ کے نقشِ قدم پر چلیں گے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی کامل پیروی اور اتباع کرنے والے صحابہ کرام کی عظمت کردار کا سورۃ الفتح کی ایک آیت میں ذکر کیا ہے فرماتا ہے:۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ (الفتح آیت ۳۰)

ترجمہ:۔ محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار کے خلاف بڑا جوش رکھتے ہیں لیکن آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بہت ملاطفت کرنے والے ہیں۔ جب تو انہیں دیکھے گا انہیں شرک سے پاک اور اللہ کا مطیع پائے گا وہ اللہ کے فضل اور رضا کی جستجو میں رہتے ہیں ان کی شناخت ان کے چہروں پر سجدوں کے نشان کے ذریعہ موجود ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس آیۂ کریمہ کی تفسیر بیان کرنے کے بعد حضور نے فرمایا اندرونی بیماریوں سے خود پاک رہنے اور دوسروں کو ان سے پاک کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کے اس نمونہ کو اپنانا ضروری ہے جو خرابیاں اور بے اعتدالیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت عرب معاشرہ میں پھیلی ہوئی تھیں موجودہ مغربی معاشرہ کو ان سے کوئی نسبت نہیں۔ اُس وقت انقلاب عظیم برپا ہوا تو اب کیوں نہیں ہو سکتا۔ ہو سکتا ہے لیکن ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ کا نمونہ اپنانے سے۔

موصی کون ہے؟

نظام وصیت کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا موصی وہ ہے جو اپنا نگران آپ ہے اور جائزہ لیتا رہتا ہے کہ وہ متقی ہے یا نہیں اگر وہ متقی ہے تو موصی ہے اور اگر وہ متقی نہیں ہے تو وہ لاکھ اپنے آپ کو موصی سمجھے وہ خدا کی نگاہ میں موصی شمار نہیں ہو سکتا۔

احباب نے اس موقع پر بعض اور سوالات بھی پوچھے جن کے حضور نے جواب دیئے یہ دلچسپ علمی مجلس دو گھنٹے تک جاری رہی اور قریباً ساڑھے سات بجے شام اختتام پذیر ہوئی۔

ڈنمارک کی پہلی مجلس شوریٰ کا انعقاد

مجلس ارشاد کے معاً بعد ساڑھے سات بجے شام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں جماعت احمدیہ ڈنمارک کی پہلی مجلس شوریٰ کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس میں حسب معمول صدر انجمن احمدیہ پاکستان اور تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ وقف جدید انجمن احمدیہ کی نمائندگی حضور نے خود فرمائی۔ شوریٰ کی کارروائی حسب قواعد جاری رکھنے میں حضور کا ہاتھ بٹانے کا اعزاز اس مجلس مشاورت میں بھی محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ کے حصہ میں آیا۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم عبدالسلام صاحب میڈسن نے کی۔ بعد ازاں حضور نے اجتماعی دعا کرائی دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے فرمایا، آج ڈنمارک کی پہلی مجلس شوریٰ ہو رہی ہے آئندہ ہر سال ہر ملک میں اس کی مجلس شوریٰ منعقد ہوا کرے گی۔ تاکہ جماعتی نظام کو اسلامی خطوط پر چلانے میں افراد کی تربیت ہو سکے اور ہر ملک میں جماعتی نظام کو اُسی طرح چلایا جائے جس طرح مرکز میں چلایا جاتا ہے مرکز میں مجلس شوریٰ تین دن تک جاری رہتی ہے پہلے دن سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آتا ہے۔ وہ ایجنڈے کی تجاویز پر غور کر کے اپنی رپورٹ شوریٰ میں پیش کرتی ہیں اُس رپورٹ کی روشنی میں شوریٰ کے ممبران اپنا اپنا مشورہ پیش کرتے ہیں اور مشورہ جو آخری اور معین شکل اختیار کرتا ہے اسے خلیفۂ وقت کے سامنے بغرض منظوری پیش کیا جاتا ہے جس پر خلیفۂ وقت اپنا فیصلہ صادر کرتا ہے۔ جہاں تک سب کمیٹیوں کے تقرر کا تعلق ہے وقت کی کمی کی وجہ سے سردست ہم اس پر عمل نہیں کر سکیں گے میں ایجنڈا پڑھ کر سنا دونگا۔ اس کے بعد مختلف تجاویز پر علیحدہ علیحدہ عام بحث ہوگی۔ جس ممبر سے مشورہ طلب کیا جائے گا وہ مخاطب صرف خلیفۃ المسیح کو کرے گا اور سب ممبران اسے سنیں گے۔

اس کے بعد حضور نے ایجنڈا پڑھ کر سنایا جو تربیتی تبلیغی اور مالی امور پر مشتمل تھا۔ پھر تربیتی، تبلیغی اور مالی امور کے متعلق اراکین شوریٰ نے باری باری اپنے مشورے پیش کئے۔ بحث میں مکرم جمیل احمد صاحب، مکرم عبدالسلام میڈسن، مکرم الحاج نوح ہینڈسن، مکرم کمال احمد کروگ مکرم ابراہیم لومہارٹ، مکرم سید مبشر احمد صاحب اور مکرم سید میر مسعود احمد صاحب مبلغ انچارج ڈنمارک نے حصہ لیا اور تربیتی، تبلیغی اور مالی امور کے متعلق بعض مفید اور کارآمد تجاویز پیش کیں۔ حضور نے اراکین شوریٰ کے مشورے سننے کے بعد فرمایا۔ زیر غور امور کے متعلق بعض مفید تجاویز پیش کی گئی ہیں لیکن بالخصوص تبلیغی امور سے متعلق صحیح تجاویز مرتب کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ڈینش سوسائٹی اور اس کے مختلف حصوں اور ان کے باہمی تعلقات کے بارہ میں صحیح معلومات اور اعداد و شمار مرتب کئے جائیں اور ان کی روشنی میں تجاویز مرتب ہوں۔ اس لیے مناسب یہ ہے کہ سردست ایک کمیٹی بنا دی جائے۔ یہ ایک سٹینڈنگ پلاننگ کمیٹی ہوگی۔ یہ کمیٹی ہر سہ زیر غور امور کے متعلق تجاویز مرتب کر کے مجھے بھیجے گی اور میری منظوری کے بعد ڈنمارک کی مجلس عاملہ ان تجاویز کو عملی جامہ پہنائے گی اور ان پر عملدرآمد کی وہ ذمہ دار ہوگی۔

مالی امور پر بحث کے دوران مکرم الحاج نوح ہوئینڈہنسن نے جو جماعت احمدیہ ڈنمارک کے سیکرٹری مال ہیں یہ عرض کیا تھا کہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لازمی چندہ جات تو ادا نہیں کرتے لیکن دوسری مالی تحریکات میں حصہ لے لیتے ہیں یا بعض رقوم صدقہ کے طور پر دیتے رہتے ہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا جو لوگ لازمی چندہ ادا نہیں کرتے اور دوسرے چندوں میں حصہ لے لیتے ہیں ان سے کسی قسم کا کوئی دوسرا چندہ نہ لیا جائے۔ حتیٰ کہ صدقہ کی رقم بھی نہ لی جائے۔ یہ ایک بنیادی اصول ہے اس کی پابندی ضروری ہے۔ دوسری ہدایت حضور نے اس ضمن میں یہ دی کہ مرکز کے منظور شدہ چندوں کے علاوہ کوئی اور چندہ ممبران سے نہ مانگا جائے سوائے اس کے کہ اُس کی پیشگی منظوری خلیفۂ وقت سے حاصل کر لی گئی ہو ہمیں تعداد اور رقم کی پرواہ نہیں ہے ہم کوالٹی (یعنی کیفیت) کے قائل ہیں۔ بعد ازاں حضور نے اراکین کے مشورہ سے سٹینڈنگ پلاننگ کمیٹی مقرر فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ مکرم سید میر مسعود احمد صاحب مبلغ انچارج ڈنمارک اس کے صدر ہوں گے اور مکرم عبدالسلام میڈسن سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیں گے۔

تربیتی، تبلیغی اور مالی امور کے علاوہ ایک یہ تجویز بھی زیر غور آئی تھی کہ مسجد اور مشن ہاؤس کے گرد دیوار یا لوہے کی مضبوط جالی دار باڑ بنا دی جائے تاکہ بچے وغیرہ کھیل کود کے لیے اندر نہ آسکیں۔ اس پر بعض ممبران نے یہ سوال اُٹھایا کہ چونکہ مسجد کے گرد جگہ زیادہ وسیع نہیں ہے اس لیے دیوار یا جنگلہ لگنے کی صورت میں موٹریں پارک کرنے میں دقت پیش آئے گی اور اس مشکل کا سامنا کرنا پڑے گا کہ موٹریں کہاں پارک کی جائیں۔ باڑ نہ ہونے کی صورت میں موٹریں ہر طرف سے بآسانی اندر آجاتی ہیں اور بسہولت پارک ہو جاتی ہیں۔ حضور نے اس تجویز پر غور کرنے کے لیے مکرم الحاج نوح سوئینڈہنسن اور مکرم منصور احمد صاحب مبشر مبلغ ڈنمارک پر مشتمل ایک کمیٹی بنانے کی ہدایت فرمائی۔ حضور نے فرمایا مکرم ہنسن صاحب اس کے صدر اور مکرم مبشر صاحب اس کے سیکرٹری ہوں گے۔

ایجنڈے پر غور مکمل ہونے کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور ڈنمارک کی یہ پہلی مجلس شوریٰ قریباً دو گھنٹہ جاری رہنے کے بعد شام ۱ بجکر بیس منٹ پر اختتام پذیر ہوئی۔

اجتماعی بیعت:

اس کے بعد اجتماعی بیعت ہوئی۔ حضور نے پہلے بیعت کی اہمیت اور اس کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ اس وقت اراکین شوریٰ کے علاوہ دوسرے احباب کو بھی مسجد کے اندر آنے کی اجازت دیدی گئی تھی۔ چنانچہ سارے احباب نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ بیعت لینے کے بعد حضور نے دعا کرائی۔

پریس کانفرنس سے خطاب:

۱۲ اگست کا دن انفرادی ملاقاتوں کے لیے مخصوص تھا۔ چنانچہ اس روز حضور نے دس بجے صبح سے ایک بجے تک کوپن ہیگن اور ڈنمارک کے دوسرے حصوں سے آئے ہوئے احباب کو انفرادی ملاقات کا شرف بخشا۔ نماز ظہر اور کھانے کے وقفہ کے بعد بھی انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔

چار بجے سہ پہر حضور نے مشن ہاؤس کے ہال میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ پریس کے نمائندگان کے ساتھ سوال و جواب کا سلسلہ سوا گھنٹہ تک جاری رہا۔ سوالات زیادہ تر عیسائی اخبار "کرسچین ڈاگ بلاڈ" کے نمائندے مسٹر سیمان کرسچین نے کئے۔ نمائندہ مذکور نے جماعت احمدیہ کے عقائد، مسیح علیہ السلام کی رسالت، ان کی صلیبی موت سے نجات، کشمیر کی طرف ہجرت اور طبعی موت سے متعلق متعدد سوال کئے جن کے جواب میں حضور نے انجیل کے واضح حوالوں سے بڑی تفصیل کے ساتھ واضح کیا کہ مسیح علیہ السلام خدا یا خدا کا بیٹا ہرگز نہیں تھے وہ محض اس کے ایک برگزیدہ رسول تھے۔ آپ خود انجیل میں درج شدہ اپنی پیشگوئی کے بموجب صلیب سے زندہ اترے اور صحت یاب ہونے کے بعد آپ نے خود اپنی ایک دوسری پیشگوئی کے مطابق کشمیر کی طرف جہاں بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل آباد تھے ہجرت کی اور وہاں لمبا عرصہ گزارنے اور اپنا مشن پورا کرنے کے بعد طبعی موت سے وفات پائی، وہیں مدفون ہوئے اور یہ کہ سرینگر کے محلہ خانیار میں آپ کا مقبرہ آج تک موجود ہے۔ حضور نے ہندوؤں اور عیسائیوں کی قدیمی کتابوں نیز کشمیر کی قدیمی تاریخ اور زمانہ جدید کی عالمانہ تحقیق کی رو سے جو خود یورپ کے محققین نے کی ہے ان سب امور کا حتمی ثبوت پیش کیا۔ اگلے روز روزنامہ "ایکچوایٹ" نے اپنے اخبار میں کسی قدر مختصر اور کرسچین ڈاگ بلاڈ نے بہت تفصیلی خبر شائع کی۔ "ایکچوایٹ" کی نمائندہ خاتون کا مذہبی علم نہ ہونے کے برابر تھا اس لیے وہ حضور کے ارشادات کو پورے طور پر نہ سمجھ سکی اور اُس نے اپنی خبر میں بعض ایسی باتیں بھی درج کر دیں جو درست نہ تھیں۔

روزنامہ "بی ٹی" کے نمائندہ کو پریس انٹرویو

اُسی روز یعنی ۱۲ اگست کو جب حضور مسجد نصرت جہاں میں عصر کی نماز پڑھا کر فارغ ہوئے تو کوپن ہیگن سے شائع ہونے والے مشہور اخبار روزنامہ "بی ٹی" کی نمائندہ خاتون اپنے پریس فوٹو گرافر کے ہمراہ آگئیں اور انہوں نے حضور سے پریس ملاقات کی درخواست کی حضور نے اس کے لئے پونے سات بجے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شام کا وقت مقرر فرمایا۔ چنانچہ یہ ملاقات مشن ہاؤس کے عقبی گراسی پلاٹ میں ہوئی اس ملاقات کے وقت مبلغ انچارج ڈنمارک مشن محترم سید میر مسعود احمد صاحب اور بعض دیگر اصحاب بھی موجود تھے نمائندہ مذکور نے حضور سے عمر، ذریعہ آمدن، خلافت سے پہلے کی مصروفیات، دن بھر کے معمولات، خلافت کی ذمہ داریوں وغیرہ کے متعلق سوالات پوچھے نیز جماعت احمدیہ کے مقصد اور مشن کے متعلق بھی سوالات کئے جب اس نے دریافت کیا کہ کیا آپ کی جماعت کا مقصد مسلمانوں کو اپنے میں شامل کر کے ان کی اصلاح کرنا ہے تو حضور نے جواب میں فرمایا ہمارے مخاطب دنیا کے تمام بنی نوع انسان ہیں ہم سب کو ہی راہِ ہدایت پر لا کر خدا تعالیٰ کی امان کے نیچے لانا چاہتے ہیں۔ کیونکہ نوعِ انسانی اپنی غلط کاریوں کی وجہ سے تباہی کے کنارے جا لگی ہے ایک انتہائی ہولناک تباہی ہے جو اس کے چاروں طرف منڈلا رہی ہے اس تباہی سے بچنے کا ایک ہی طریق ہے۔ بنی نوع انسان اسلام پر عمل پیرا ہو کر خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنا زندہ تعلق قائم کریں اور اس کے احکام پر چل کر اپنے آپ کو اُس کی امان کے نیچے لائیں۔ اسلام ساری دنیا کے لئے ہے اس لئے ہم چاہتے ہیں اور ہماری کوشش یہ ہے کہ صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان اُس جماعت میں داخل ہو جائیں جسے خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں دنیا کو نجات کی راہ دکھانے کے لئے قائم کیا ہے۔ خدائی وعدوں کے بموجب ہمارا اس بات پر پختہ ایمان ہے کہ اسلام کا اس زمانہ میں ساری دنیا میں غالب آنا مقدر ہے۔ اگر مسلمان ہمارے ساتھ آشامل ہوں تو اس غلبہ کے ظاہر ہونے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔

ایک اور سوال کے جواب میں حضور نے اسے بتایا کہ ربوہ میں تمام لوگ خواندہ ہیں الا ماشاء اللہ ویسے بھی جماعت میں تعلیم کا بہت چرچہ ہے اور اس میں باقاعدہ تعلیم یافتہ افراد کا تناسب دوسروں کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ خلیفہ بننے سے پہلے کیا کام آپ کے سپرد تھا حضور نے فرمایا میں نے بچپن میں ہی اپنی زندگی خدمت اسلام کے لئے وقف کر دی تھی جماعت میں ہزاروں کی تعداد میں ایسے لوگ ہیں جو اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اپنی زندگیاں خدمتِ اسلام کے لئے وقف کر دیتے ہیں ان میں سے جماعت جن کو اہل سمجھتی ہے کام پر لگا دیتی ہے۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد جب میں نے اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کیا تو مجھے ایک جماعتی تنظیم میں جو وقفِ جدید کے نام سے موسوم ہے متعین کر دیا گیا۔ میں وہیں کام کر رہا تھا۔ اگر مجھے چپڑاسی بھی لگا دیا جاتا تو میں خوشی سے یہ کام کرتا۔

"بی۔ٹی" اخبار نے اپنے ۱۳ اگست کے شمارہ میں اس پریس انٹرویو کو پورے صفحہ پر پھیلا کر بہت نمایاں طور پر شائع کیا اور اسے حضور ایدہ اللہ کے بڑے سائز کے دو فوٹوؤں سے مزین کیا۔ ایک فوٹو مسجد نصرت جہاں کی خوبصورت عمارت پر مشتمل تھا۔ اس میں دکھایا گیا کہ حضور مسجد کے سامنے کھڑے ہیں۔ دوسرا فوٹو پریس ملاقات کے منظر پر مشتمل تھا۔ پورے صفحہ پر پھیلی ہوئی اس تفصیلی خبر پر اخبار مذکور نے نہایت جلی حروف میں درج ذیل عنوان قائم کیا۔

"ودوور میں خلیفۃ المسیح سے ملاقات کا موقع آپ کو روز روز نہیں مل سکتا۔"

(ودوور" کوپن ہیگن کے اُس علاقہ کا نام ہے جس میں مسجد نصرت جہاں واقع ہے اسے ڈینش زبان میں اس طرح لکھتے ہیں۔ HVIDOVRE)

اس جلی عنوان کے تحت اخبار نے جو خبر شائع کی اس کے متن کا اردو ترجمہ ذیل میں ہدیہ قارئین ہے۔

"اس ہفتہ اپنے سربراہ اعلیٰ کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے "جماعت احمدیہ" نامی اسلامی فرقے کے پچیس تیس ہزار افراد ودوور میں واقع اپنی مسجد کی طرف کھنچے چلے آئے یہ سربراہ اعلیٰ مسیح موعود کے چوتھے خلیفہ ہیں۔ (پچیس تیس ہزار کی تعداد درست نہیں (ناقل)۔

آپ گزشتہ منگل سے مسجد کے پہلو میں پیلی اینٹوں سے تعمیر شدہ مکان میں مسجد کے امام صاحب کے ساتھ ٹھہرے ہوئے ہیں امام مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن میں مقیم احمدی مسلمانوں کے امیر ہیں۔

خلیفۃ المسیح سے روز روز ملاقات کا موقع نہیں ملا کرتا خاص طور پر ایک ایسے شخص کو جو جماعت کا رکن نہ ہو یا بے دلی سے جماعت میں آشامل ہوا ہو۔ لیکن گزشتہ شام ہمیں پندرہ منٹ کی ملاقات کا موقع ملا لیکن اعلیٰ صلاحیتوں کی مالک اس پرکشش شخصیت کے ساتھ جسے قدرت نے مزاح کی حس سے بھی حصہ وافر عطا کیا ہے ہماری ملاقات طول پکڑتی گئی اور پندرہ منٹ کی بجائے ۴۵ منٹ تک جاری رہی۔

فی الاصل تو یہ ملاقات مشن کے تہہ خانہ میں ملاقات کے لئے مخصوص کمرے میں ہونا تھی اور بہت سے مقامی مسلمانوں نے خلیفۃ المسیح کے ارشادات کو ریکارڈ کرنے کے لئے متعدد ٹیپ ریکارڈرز بھی وہاں لا جمع کئے تھے لیکن خلیفۃ المسیح نے اپنے قافلہ کے ۱۳ ممبران میں سے چند ممبران کی ہمراہی میں ایک لان (گھاس کے ایک قطعہ) میں ملاقات کرنا پسند فرمایا۔

ایک کروڑ انسانوں کے روحانی پیشوا

حضرت مرزا طاہر احمد کی عمر ۵۳ سال ہے دو ماہ قبل بطور خلیفۃ المسیح آپ کا انتخاب عمل میں آیا ہے اِس منصب پر آپ اپنی وفات تک فائز رہیں گے۔ آپ بانی سلسلہ احمدیہ کے پوتے ہیں۔ ایک کروڑ مسلمانوں کے سربراہ اعلیٰ کی حیثیت میں خلیفہ منتخب ہونے کے بعد یہ آپ کا پہلا غیر ملکی دورہ ہے

آپ اوسلو اور کوپن ہیگن میں مساجد کا دورہ کرنے کے بعد یہاں تشریف لائے ہیں آج آپ یورپ کے جنوبی علاقوں کی مسجدوں کے دورہ پر روانہ ہو جائیں گے۔ آپ کا یہ دورہ ستمبر میں اٹلی اور سپین میں دو مسجدوں کا سنگِ بنیاد رکھنے کے بعد اپنے اختتام کو پہنچے گا۔ (یاد رہے اٹلی میں مسجد کی تعمیر کے انتظامات ابھی پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچے ہیں سپین میں حضور نے مسجد کے افتتاح فرمانا تھا جو بفضل اللہ تعالیٰ ۱۰ ستمبر کو عمل میں آیا۔ فالحمد للہ۔ ناقل) خلیفۃ المسیح کے ہمراہ آپ کی بیگم اور دو چھوٹی صاحبزادیاں بھی کوپن ہیگن آئی ہیں۔ آپ ۱۹۷۸ء میں بھی اپنی دو بڑی صاحبزادیوں کے ہمراہ یہاں تشریف لائے تھے۔ ان دونوں صاحبزادیوں کی اب شادی ہو چکی ہے۔ آپ اپنے خاندان کے ہمراہ ربوہ میں رہتے ہیں جو پاکستان کا ایک شہر ہے یہ شہر جماعت احمدیہ کا مرکز ہے جو ۱۹۴۷ء میں بھارت اور پاکستان کی تقسیم کے بعد ایک بنجر علاقہ میں تعمیر کیا گیا ہے

گفتگو کے دوران خلیفۃ المسیح نے فرمایا خلافت کا بوجھ بہت بھاری بوجھ ہے اور بہت عظیم ہے یہ ذمہ داری ہمارا مقصد صرف یہ نہیں ہے کہ ہم اپنے لوگوں کی اس طرح تربیت کریں کہ وہ اسلام کے دائرہ میں رہیں بلکہ ہماری کوشش یہ ہے کہ دنیا کا ہر شخص اس میں داخل ہو تا کہ وہ آنے والی تباہی سے بچ سکے۔ اسلام تمام بنی نوع انسان کی آخری پناہ گاہ ہے انہیں اس دین واحد پر جمع ہو جانا چاہیے خلیفۃ المسیح نے بڑے فخر سے بتایا کہ ان کی جماعت کا کوئی رکن بھی ناخواندہ نہیں ہے اور جماعت میں تعلیم کا معیار بہت بلند ہے اور یہ کہ تعلیم حاصل کرنے میں عورتیں بھی مردوں سے پیچھے نہیں ہیں آپ نے فرمایا میری اہلیہ کالج میں زیر تعلیم رہی ہیں لیکن اس دوران ہماری شادی ہو گئی۔ اور وہ گھر اور بچوں کی دیکھ بھال میں ہمہ وقت مصروف رہنے لگیں۔ جب سے میں خلیفہ بنا ہوں ان کی ذمہ داریوں میں بھی اضافہ ہو گیا ہے اور ان پر بھی کام کا بوجھ بہت بڑھ گیا ہے

ایک ہزار کی تعداد میں سٹاف ممبران

خلیفۃ المسیح نے بتایا کہ پاکستان میں واقع جماعت کے مرکز میں کام کرنے والے سٹاف کی تعداد ایک ہزار کے لگ بھگ ہے وہ تین بجے صبح بیدار ہوتے ہیں۔ ساڑھے چار بجے وہ پہلی نماز (نماز فجر) ادا کرتے ہیں گھنٹہ دو گھنٹہ کی نیند کے بعد وہ سات بجے پھر بیدار ہوتے ہیں۔ روزانہ

انہیں سات سو خطوط موصول ہوتے ہیں۔ وہ سب خطوط کا مطالعہ کرتے ہیں اور ان کا جواب ارسال کیا جاتا ہے۔ اوقاتِ کار کا سلسلہ نصف شب تک جاری رہتا ہے اور وہ ہفتہ کے ساتوں دن کام میں مصروف رہتے ہیں....."

(روزنامہ "بی ٹی" ۱۳ اگست ۱۹۸۲ء صفحہ ۱)

ڈینش دانشوروں سے ملاقات

۱۲ اگست کو "بی ٹی" اخبار کے نمائندہ کے ساتھ ملاقات کے معاً بعد ساڑھے سات بجے شام حضور ایدہ اللہ نے مسجد نصرت جہاں میں تشریف لا کر اُن ڈینش دانشوروں سے ملاقات فرمائی جنہیں اس موقع پر بطورِ خاص مدعو کیا گیا تھا یا جن میں سے بعض کو احمدی احباب اپنے ہمراہ لائے تھے۔ ان میں یونیورسٹی کے بعض پروفیسر صاحبان، ڈاکٹرز، انجینئرز اور پادری صاحبان شامل تھے تاریخ مذاہب کے نامور پروفیسر مسٹر ہیوڈ فیلٹ (H VIDT FELDT) نے بھی اس تقریب میں تشریف لانا تھا لیکن اپنی ایک ناگزیر مصروفیت کی وجہ سے وہ تشریف نہ لا سکے تاہم انہوں نے اپنے دو شاگردوں کو بھجوایا کہ وہ ان کی بجائے اس تقریب میں شرکت کریں اور خود پروفیسر موصوف کے حاضر نہ ہو سکنے پر معذرت کا اظہار کریں۔ تقریب کی تمام کارروائی انگریزی میں ہوئی۔

مدعوین کے تعارف کے بعد تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مبلغ ڈنمارک مکرم منصور احمد صاحب مبشر نے کی۔ تلاوت کردہ آیات کا ڈینش ترجمہ مکرم الحاج نوح سوئینڈ ہنسن نے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں حضور نے فرمایا یہ ایک غیر رسمی ملاقات ہے جو دوست سوالات پوچھنا چاہیں پوچھ سکتے ہیں۔ میں جواب دینے کی کوشش کروں گا اس طرح تبادلۂ خیالات کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ اس پر کچھ سیکنڈ خاموشی رہی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور نے متبسم انداز میں فرمایا بارش کا پہلا قطرہ ذرا دیر سے ہی گرتا ہے اور جب گر جائے تو تسلسل سے بارش گرنا شروع ہو جاتی ہے اس لئے میں پہلے قطرہ کا منتظر ہوں اور جانتا ہوں کہ اس کے بعد سوالات کی بوچھاڑ شروع ہو جائے گی حضور کے اس ارشاد سے سب بہت محظوظ ہوئے اور پہلا قطرہ ایک سوال کی شکل میں نمودار ہوا۔

مسئلہ فلسطین کا اصل حل

سوال یہ تھا کہ فلسطین کا مسئلہ بہت اُلجھ گیا ہے اس کے حل کی صورت کیا ہو سکتی ہے اور جماعت احمدیہ اس کے لئے کیا کر رہی ہے؟ حضور نے فرمایا اس سوال کا جواب خود قرآن میں موجود ہے اللہ تعالیٰ ارض فلسطین کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُھَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ ۝ (الانبیاء آیت ۱۰۶)

یعنی ارض مقدس کے اصل وارث میرے نیک بندے ہی ہوں گے۔

اس آیت کی رو سے اس پیچیدہ مسئلہ کا حل صرف اسلحہ جمع کرنے میں نہیں ہے بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر اس امر میں مضمر ہے کہ اہلِ فلسطین اعمال صالحہ بجا لائیں اور اس طرح اور اس رنگ میں بجا لائیں کہ وہ عند اللہ عبادی الصلحون شمار ہو سکیں۔ وہ اگر اُن معنوں میں عبادی الصلحون بن جائیں تو دنیا کی کوئی طاقت اُنہیں ارض مقدس کی وارثت سے نہیں روک سکتی۔ ہم اس بات کی کوشش میں ہیں کہ وہ کسی طرح صحیح معنوں میں عبادی الصلحون کے مصداق بن جائیں۔ دوسرے ہم دعائیں کر رہے ہیں۔ دعاؤں کے ذریعہ انقلاب رونما ہو جایا کرتا ہے میں نے جماعت کو تحریک کی ہے کہ وہ فلسطین اور اہل فلسطین کے لئے راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر دعائیں کریں میں خود راتوں کو اُٹھ کر دعا کرتا ہوں۔ سو ہم دعاؤں کے ذریعہ اپنے فلسطینی بھائیوں کی مدد کر رہے ہیں۔ ہم ان کیلئے راتوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور آنسو بہاتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں۔ ایک دن خدا تعالیٰ ہماری دعائیں سنے گا اور ارض فلسطین کی اصل وراثت کا مسئلہ ہمیشہ کے لئے طے ہو جائے گا۔

مختلف مذاہب کے درمیان تبادلۂ خیالات

ایک ڈینش پادری صاحب نے سوال کیا کیا آپ ایسے ذرائع پر روشنی ڈالیں گے کہ عیسائی اور مسلمان اپنے اپنے عقائد پر قائم رہتے ہوئے باہم مل کر گفتگو کریں اور مذہبی منافرت کو درمیان میں لائے بغیر باہمی تعاون کی کوئی راہ نکالیں؟

حضور نے فرمایا ہر مذہب لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہے یہی مذہب کا خلاصہ ہے۔ جب مقصد سب کا ایک ہے تو پھر باہمی منافرت پیدا ہی نہیں ہونی چاہیئے جو لوگ نفرت کا پرچار کرتے ہیں وہ لاکھ اپنے آپ کو کسی مذہب کی طرف منسوب کریں وہ مذہبی نہیں کہلا سکتے۔ کیونکہ جونہی نفرت اور حقارت بیچ میں آئی مذہب ختم ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ سیاست لے لیتی ہے ہم لوگوں کو احمدیت کی طرف بلاتے ہیں تو ہمدردی کے جذبہ کے تحت بلاتے ہیں ہمدردی اور نفرت و حقارت ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ احمدیت سب کا یہ حق تسلیم کرتی ہے کہ وہ اپنے اپنے مذہب کی طرف لوگوں کو دعوت دیں اور نفرت سے یکسر بالا ہو کر باہم تبادلہ خیالات کریں اور ایک دوسرے کو اپنے مذہب کی صداقت کا قائل کریں۔

عورتوں اور مردوں کے مساوی حقوق کی نوعیت

ایک سوال یہ بھی ہوا کہ بالعموم مغرب میں یہ عام تاثر پایا جاتا ہے کہ عورتوں کو گھروں تک محدود رکھا جاتا ہے اور انہیں مردوں کے مساوی حقوق نہیں دئے جاتے۔ اس بارہ میں آپ کیا کہنا پسند فرمائیں گے؟ اس کے جواب میں حضور نے فرمایا مغرب میں عورتوں اور مردوں میں مساوات پر بہت زور دیا جاتا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ مساوات سے کیا مراد ہے مساوات ایک ہی جنس کے مابین ہوتی ہے اور ان کو عطا کی جانے والی استعدادوں کے مطابق ہوتی ہے اسلام نے مردوں اور عورتوں دونوں کے حقوق تسلیم کئے ہیں لیکن مردوں اور عورتوں کو ایک جیسی استعدادیں نہیں دی گئی ہیں۔ بعض لحاظ سے عورتوں کو ایسا پیدا کیا گیا ہے کہ وہ زیادہ بوجھ اُٹھاتی ہیں بعض لحاظ سے ان پر ذمہ داریوں کا بوجھ کم ہے قدرت نے مرد اور عورت کو ایسا ہی بنایا ہے مثال کے طور پر عورتیں بچے جنتی ہیں مرد جن ہی نہیں سکتے لہٰذا دونوں میں اس لحاظ سے مساوات قائم نہیں ہو سکتی۔ خدا نے دونوں کو ایسا ہی بنایا ہے۔ اس میں کسی انسان کا کوئی دخل نہیں ہے اسی لئے اسلام نے مردوں اور عورتوں کے علیحدہ علیحدہ دائرہ کار مقرر کر دئے ہیں۔ عورتوں کا دائرہ کار اس نے یہ مقرر کیا ہے کہ وہ بچوں اور نئی نسلوں کی پرورش اور تربیت کریں اس کام کو خوش اسلوبی سے انجام دینے کے لئے خدا تعالیٰ نے ماں اور بچے کے درمیان بے مثال محبت پیدا کر دی ہے اس بے مثال محبت کی وجہ سے ماں ہی اپنے بچوں کی پرورش اور تربیت کر سکتی ہے کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔ مردوں کا دائرہ کار اسلام نے یہ مقرر کیا ہے کہ وہ روزی کمائیں اور بیوی بچوں کی ضروریات کے متکفل ہوں۔ اگر مساوات کے نام پر بچوں اور نئی نسلوں کی تربیت اور پرورش کی ذمہ داری کے باوصف عورتوں سے دوسرے کام بھی لئے جائیں اور انہیں گھر کی ضروریات کے لئے آمدنی پیدا کرنے پر مجبور کیا جائے تو یہ ان پر ظلم ہے اور اس سے خاندانی نظام درہم برہم ہوئے بغیر نہیں رہتا جس سے نت نئی خرابیاں جنم لیتی ہیں اور معاشرہ میں فساد کی کیفیت رونما ہوتی ہے۔

اب رہا پردہ کا سوال سو اس کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کو نازک بنایا ہے اور اسے دل کشی عطا کی ہے اُس کی اِس دل کشی کی حفاظت اور معاشرتی برائیوں کے سد باب کے لئے اسلام نے پردہ کا حکم دیا ہے گھروں میں بند رہنے یا برقعہ کا نام پردہ نہیں ہے۔ پردہ کی روح عورتوں اور مردوں کے اختلاط کو روکنا ہے تاکہ ان کے علیحدہ علیحدہ دائرہ کار برقرار رہیں اور معاشرتی برائیاں سر نہ اُٹھا سکیں۔ پردہ کی اِس روح کو برقرار رکھتے ہوئے مختلف حالات اور مختلف ماحول میں پردہ کی صورتیں مختلف ہو سکتی ہیں لیکن پردہ کو ختم نہیں کیا جا سکتا۔

حضور نے اِس ضمن میں مزید فرمایا۔ یورپ نے عورتوں اور مردوں کے جداگانہ حلقہ ہائے کار کی تمیز ختم کر کے، پردہ کو یکسر خیر باد کہہ کر اور خاندان کے تصور کو ملیا میٹ کر کے کیا حاصل کیا؟ یہی کہ معاشرتی برائیاں جنگل کی آگ کی طرح پھیلتی چلی گئیں۔ شرم و حیا کے فقدان، عیش کوشی اور طلاقوں کی بھرمار نے اطمینانِ قلب اور مسرت کو یکسر ختم کر کے رکھ دیا ہے۔ احمدی عورتیں جو اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہیں اور جداگانہ حلقۂ کار اور پردہ کی پابندی کے باوصف علم بھی حاصل کر رہی ہیں۔ ہر طرح مطمئن ہیں اور انہیں معاشرہ میں اپنے باعزت مقام کی وجہ سے حقیقی مسرت حاصل ہے۔

اس موقع پر روزہ، حج اور بعض دیگر مسائل کے متعلق بھی سوالات کئے گئے جن کے حضور نے تسلی بخش جواب دیئے یہ مجلس نو بجے شب کے قریب اختتام پذیر ہوئی۔ بعد ازاں مشن کے ہال میں جملہ مہمانوں کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی چائے کے دوران ڈینش مہمانوں نے حضور کے ساتھ مختلف موضوعات پر تبادلۂ خیالات جاری رکھا۔ اسی دوران محمد جمیل صاحب ولد محترم چوہدری پیر محمد صاحب کی دو بچیوں سارہ ناہید جمیل سلمہا اور عزیزہ حمیرا جمیل صاحب سلمہا نیز ان کے بھائی عزیز خرم جمیل سلمہ نے احمدی بچوں کا ترانہ بہت خوش الحانی سے سنایا جسے سامعین نے بہت پسند کیا اور حضور نے بھی ان تینوں بچوں کے سر پر دست شفقت پھیر کر بہت شاباش دی۔

مسجد نصرت جہاں میں نماز جمعہ کی ادائیگی اور حضور ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطبہ

کوپن ہیگن میں اپنے قیام کے آخری روز یعنی ۱۳ اگست ۱۹۸۲ء کو حضور ایدہ اللہ نے ڈیڑھ بجے بعد دوپہر مسجد نصرت جہاں میں نماز جمعہ پڑھائی حضور کے تشریف لانے پر مبلغ ڈنمارک مکرم منصور احمد صاحب مبشر نے اذان دی۔ اذان کے بعد حضور نے سورۃ الکہف کی بعض آیات کی روشنی میں دجال کے فتنہ اس کی ہلاکت آفرینی اور اس سے بچنے کے طریق پر انگریزی زبان میں بہت پُر معارف خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ الکہف کے ابتدائی رکوع کی درج ذیل آیات کی تلاوت کی۔

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَی الْاَرْضِ زِیْنَۃً لَّھَا لِنَبْلُوَھُمْ اَیُّھُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝ وَ اِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَیْھَا صَعِیْدًا جُرُزًا ۝ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْکَھْفِ وَ الرَّقِیْمِ کَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ۝ اِذْ اَوَی الْفِتْیَۃُ اِلَی الْکَھْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً وَّ ھَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝

(الکہف آیات ۸ تا ۱۱)

ترجمہ:- جو کچھ روئے زمین پر موجود ہے اسے یقیناً ہم نے اس کی زینت کا موجب بنایا ہے تاکہ ہم ان کا امتحان لیں کہ ان میں سے سب سے اچھا کام کرنے والا کون ہے اور جو کچھ زمین پر موجود ہے اسے ہم یقیناً ایک دن مٹا کر ویران سطح بنا دیں گے۔ کیا تو سمجھتا ہے کہ کہف اور رقیم والے لوگ ہمارے نشانوں میں سے کوئی اچنبھا نشان تھے (جن کی نظیر پھر کبھی نہ پائی جا سکتی ہو) جب وہ چند نوجوان وسیع غار میں پناہ گزین ہوئے اور (دعا کرتے ہوئے) انہوں نے کہا کہ اے ہمارے رب اپنے حضور سے ہمیں خاص رحمت عطا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ہمارے لئے اس معاملہ میں رشد و ہدایت کا سامان مہیا کر۔

حضور نے واضح فرمایا کہ سورۃ الکہف وہ سورۃ ہے جس میں ابتدائی عیسائیوں کی تکالیف اور کسمپرسی کا، پھر ان کے عروج و زوال کا درمیان میں اسلام اور مسلمانوں کے غالب آنے کا پھر مسلمانوں کے زوال پذیر ہونے کے بعد عیسائیوں کے از سر نو عروج پکڑنے کا اور بالآخر ان کے نیست و نابود ہونے کے بعد اسلام کے دوبارہ غالب آنے کا ذکر ہے اس سورت کا تعلق عیسائیوں کے ابتدائی زمانہ سے بھی اور اس آخری زمانہ سے بھی جس میں انہوں نے ایک دفعہ پھر عروج حاصل کر کے صفحہ ہستی سے نابود ہو جانا ہے اور اس کی جگہ اسلام نے دائمی طور پر غالب آنا ہے۔

حضور نے خطبہ جاری رکھتے ہوئے مزید فرمایا پھر سورۃ الکہف ہی وہ سورۃ ہے جس کا تعلق عروج دجال سے بھی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ کے لوگوں کو خروج دجال کی خبر دی اور اس کے ذریعہ دنیا بھر میں پھیلنے والی تباہی سے ڈرایا تو صحابہؓ نے پوچھا اس تباہی سے بچنے کا طریق کیا ہے؟ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سورۃ الکہف کی پہلی دس اور آخری دس آیات بکثرت پڑھا کرو تم دجال کے فتنہ سے محفوظ رہو گے اب نعوذ باللہ یہ آیات جنتر منتر کی طرح تو نہیں ہیں کہ محض ان کے پڑھنے سے ہی انسان دجال کے فتنہ سے محفوظ ہو جائے۔ بلکہ مراد اس سے یہ ہے کہ چونکہ اس سورۃ میں عیسائیوں کے عروج و زوال اور آخری زمانہ میں ان کے ذریعہ پھیلنے والے فتنہ کا ذکر ہے اور اسلام کے غالب آنے کی پیشگوئی کی گئی ہے اور ان لوگوں کے اوصاف کا ذکر کیا گیا ہے جن کے ذریعہ اسلام دنیا میں غالب آئے گا اس لئے جو مسلمان وہ اوصاف اپنے اندر پیدا کریں گے وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہیں گے۔

حضور نے فرمایا اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو یہ سورۃ اس زمانہ کے لوگوں کے لئے اور بالخصوص ہمارے لئے اور ہم میں سے بھی ان لوگوں کے لئے جو مغربی ملکوں میں آ کر آباد ہوئے ہیں۔ خاص اہمیت کی حامل ہے یہ دانش اور روشنی کا ایک چارٹر ہے اس پر غور کریں اور اس میں پوشیدہ حکمتوں کو تلاش کریں قرآن مجید کے معارف کبھی ختم نہیں ہو سکتے ناممکن ہے کہ انسان باریک سے باریک ذرہ کے خواص پر حاوی ہو سکیں پھر وہ ایک آیت کے معانی اور اس کے معارف پر کیسے حاوی ہو سکتے ہیں۔

آخر میں حضور نے مغربی ملکوں میں رہنے والے احمدی احباب کو مخاطب کر کے فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ آپ قرآن مجید پر غور کرنا شروع کریں گے یہ کبھی نہ ختم ہونے والا سفر ہے لیکن ایک بہت حیرت انگیز سفر ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کا معین و مددگار ہو۔

یہ پُر معارف خطبہ ۲ بجکر دس منٹ پر ختم ہوا۔ اس کے بعد حضور نے نماز جمعہ پڑھائی اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد کوین ہیگن سے ہمبرگ جانے کے لئے روانہ ہوئے۔

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کا تیسرا سالانہ کنونیشن

(۱۸ اکتوبر ۱۹۸۲ء)

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کا تیسرا سالانہ کنونیشن مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۲ء بروز سوموار (اجتماع خدام الاحمدیہ سے اگلے روز) ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہوگا جس میں اہلِ علم احباب طلبہ سے خطاب فرمائیں گے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ بابرکت میں بھی تشریف لانے کی درخواست کی جائے گی۔ انشاء اللہ۔

کالجز اور یونیورسٹیز کے تمام احمدی طلبہ سے شرکت کی درخواست ہے۔ اہلِ علم احباب سے بھی درخواست ہے کہ وہ کنونیشن میں شریک ہو کر اسے مزید رونق بخشیں۔ شکریہ

(سیکرٹری مرکزی آرگنائزنگ کمیٹی)

نئی روح۔ نئی زندگی بخشنے والا

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مورخہ ۱۵-۱۶-۱۷ اخاء (اکتوبر) ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔

یہ خلافت رابعہ کا پہلا اجتماع ہونے کی وجہ سے غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔ خالصتاً تربیتی ماحول۔ دعاؤں اور عبادات کی کثرت ایک عجیب روحانی کیفیت کا سماں ہوتا ہے اور یہ نفس کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

اور سب سے بڑھکر اپنے پیارے امام کے شیریں کلمات اور روح پرور خطابات سے ایمان کو تازگی نصیب ہوتی ہے۔

خدام و اطفال خدا تعالیٰ کے فضلوں کے طالب ہوتے ہوئے شوق و رغبت سے اس اجتماع میں شمولیت فرمائیں۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اطفال کیلئے تصویر مسجد بشارت (سپین)

جن اطفال نے ۲۴ ستمبر ۱۹۸۲ء تک (یوم تحریک جدید تک) کم از کم شرح چندہ تحریک جدید یعنی ۲۴ روپے ادا کر دیا ہے۔ وہ دفتر ہذا سے مسجد بشارت (سپین) کی ایک خوبصورت رنگین تصویر بطور تحفہ حاصل کر سکتے ہیں۔ ربوہ سے باہر رہنے والے اطفال ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر جسمیں ادائیگی چندہ کی اطلاع بھی ہو یہ تحفہ حاصل کر سکتے ہیں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

قائدین مجلس خدام الاحمدیہ ناظمین اصلاح وارشاد اور خدام متوجہ ہوں

آپ اصلاح وارشاد سے متعلق مفید لٹریچر مقام اجتماع میں بکسٹال کے ساتھ اصلاح وارشاد کے ڈیسک سے حاصل کر سکیں گے۔ انشاء اللہ

(مہتمم اصلاح وارشاد)

ربوہ میں کلرڈ فوٹو گرافی

فوٹو ٹائم

سٹوڈیو اینڈ کلر لیبارٹری گولبازار ربوہ

ہر قسم کی معیاری فوٹو گرافی کیلئے خدمت کا موقعہ دیجئے

دوکان نزد پوسٹ آفس ربوہ

بواسیر وغیرہ کی ادویات

PILES CURE — بواسیر خونی و بادی
Hemorrhoids Cure — خشکی، سخت مسے
Hemorrhage Cure — بہت زیادہ خون نکلے
Fissure Cure — چیر اور کٹاؤ
PROLAPSUS CURE — گانٹھ نکلنا
ANUS ITCH CURE — مقامی خارش
FISTULA CURE — ناسور، بھگندر
CONSTIPATION CURE — قبض
FLATULENCE CURE — گیس، ہوا، ریاح

ایک سے زیادہ کورسز بھی استعمال ہو سکتی ہیں کیپسولز سے آرام کی گیرنٹی۔ پلز، انجکشن، بری، ڈاک سے، بری زائد، لٹریچر فری۔

خاص سٹاکسٹ،

لاہور: بزی بی کیمسٹ کمرشل بلڈنگ مال روڈ چوک انارکلی
لاہور: افضل میڈیکل سٹور ملتان روڈ چوک یتیم خانہ
لاہور: خان برادرز میڈیکل اینڈ جنرل سٹور شالیمار لنک روڈ
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
جھنگ: خالد میڈیکل ہال کورٹ روڈ
اخانیوال: شاہ کلینک نزد ریلوے اسٹیشن
ملتان: الطاف میڈیکل ہال صدر بازار
حیدرآباد: نور میڈیکل سٹور شاہی بازار
کراچی: خواجہ میڈیکل سٹورز بالمقابل امپریس مارکیٹ صدر
کوئٹہ: غفور میڈیکل سٹور سورج گنج بازار
پشاور: علی برادرز چیمسٹ خیبر بازار
مردان: ڈاکٹر غلام جیلانی نیو مارکیٹ
راولپنڈی: اکیمسٹ کمرشل سنٹر سیٹلائٹ ٹاؤن
منڈی بہاؤالدین: اسراری دواخانہ
شیخوپورہ: لاثانی میڈیکل سٹور سرگودھا روڈ

کیور میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ فون 606/607

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ

مورخہ ۱۵-۱۶-۱۷ اخاء ۱۳۶۱ ہش / اکتوبر ۱۹۸۲ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار بمقام احاطہ مسجد اقصیٰ ربوہ منعقد ہو رہا ہے۔

پیارے بچو! آپ اس اجتماع میں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات اور بزرگان سلسلہ کی نصائح سنیں گے۔ علمی اور ورزشی مقابلوں کے علاوہ ذکرِ الٰہی اور عبادت میں وقت گذاریں گے۔ (مہتمم اطفال)

صفِ دوم کے انصار اپنے مرکزی سالانہ اجتماع میں سائیکلوں پر سوار ہو کر شمولیت فرماویں!

نائب صدر صف دوم
انصار اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- واپسی

نے جو نظارہ دیکھا ہے وہ اس کے بالکل برعکس ۔ جو احمدی جہاں سے آتا ہے، یورپ سے یا افریقہ سے پاکستان سے یا امریکہ سے وہ اسے "اھلاً و سھلاً" کہتے یہ صرف اس علاقہ میں نہیں بلکہ سارے ملک میں ہی یہ حال تھا جونہی کسی کو پتہ لگتا کہ یہ احمدی ہے اور مسجد قرطبہ جانا چاہتا ہے تو بے اختیار ہو کر اس کے ساتھ محبت کا سلوک کرتے، اس کے لئے بچھتے ۔ اور پھر یہ صرف عوام کا ہی حال نہیں تھا پولیس بھی ہمہ وقت ہوشیار رہی ۔ ریڈیائی خبریں نشر کرتی رہی جس سے چوراہوں سے گزرتے وقت ٹریفک کو روک دیا جاتا حضور نے اس کی ایک مثال بیان کرتے ہوئے بتایا کہ جب غرناطہ سے روانہ ہونے کا وقت تھا تو روانگی میں تاخیر ہونے لگی ۔ میں نے پوچھا کہ روانہ کیوں نہیں ہوتے ۔ پتہ لگا کہ پولیس نے کہا ہے کہ ہم نے سارے چوراہوں پہ اپنے آدمی بھیجے ہوئے ہیں جو ساری سڑک پہ ٹریفک کو روک دیں گے ان کی واپسی کا انتظار ہے ۔ کہ وہ آکر اطلاع دیں اور پھر یہ قافلہ روانہ ہوگا ۔

پھر فرمایا کہ ایک دو اور بھی باتیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ سارے ہی ملک میں تبدیلی ہوئی ہے حضور نے فرمایا کہ مسجد سپین کے افتتاح کے اگلے روز پولیس آفیسر زاور میئر کے ساتھ ایک ملاقات تھی ۔ میں نے انہیں کہا کہ اپنی بیگمات کو بھی لے کر آؤ ۔ وہ اندر میری بیگم سے ملیں گی اور آپ میرے ساتھ بیٹھیں ۔ چنانچہ دو دن بعد وہ سب اپنی بیگمات کو لے آئے اور خود میرے پاس بیٹھ گئے میں نے انہیں چائے پر بلایا ہوا تھا اس لئے میں انہیں تبلیغ نہیں کر سکتا تھا چنانچہ عام حالات پر تبصرہ کرنے لگا تو ایک پولیس آفسر کہنے لگا کہ آپ یہ کیا باتیں کر رہے ہیں ۔ ہمیں تبلیغ کریں ۔ ہم تو اس کی پیاس لے کر آئے ہیں ۔ چنانچہ میں ان سے تبلیغی گفتگو کرنے لگ گیا اور بڑی دیر تک باتیں کرتے رہے رات گئے تک وہ مجھ سے سوالات پوچھتے رہے اور میں جوابات دیتا رہا بعد میں محترم کرم الٰہی صاحب ظفر کا خط آیا ہے کہ ان میں سے ایک ملا اور کہنے لگا کہ میں بہت حد تک مسلمان ہو گیا ہوں ۔

حضور نے فرمایا پریس نے جو حیرت انگیز اظہار کیا وہ بھی خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کا نشان ہے ۔ حضور نے فرمایا کہ وہاں کے اخبارات نے بڑی محبت ، دیانتداری اور شرافت کے ساتھ سب باتیں وہاں کے لوگوں کو بتائیں ۔ ایک عدد ... جار نے بھی خبریں شائع کیں ڈنمارک کے پریس میں ایک خاتون تھی بڑی کٹر عیسائی ۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ آتو جاتی ہے مگر شائع کچھ نہیں کرتی ۔ اور یہاں ہے بھی صرف یہی عیسائیوں کا اخبار ۔ اس کے ساتھ جب باتیں ہوئیں تو بائیبل سے متعلق دلائل شروع ہو گئے یہ پریس کانفرنس نہ رہی بلکہ دلچسپ مجلس سوال و جواب بن گئی اور اس کے بعد اس نے اخبار میں ایک پورا آرٹیکل دیا ۔ جس میں اس نے تفصیل کے ساتھ ساری باتیں دلیلیں دے دے کر شائع کیں ۔

اس کے بعد حضور کوٹھی کے اندر تشریف لے گئے اور چند منٹ بعد باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کرائی اور ۵ بجکر ۲۰ منٹ پر حضور کا قافلہ ۵۰ طفیل روڈ لاہور چھاؤنی سے روانہ ہوا اور شاہراہ قائداعظم سے ہوتا ہوا راوی کے پل پر پہنچا جہاں لاہور کے خدام پہلے سے موجود تھے اور انہوں نے جملہ کاروں کے ٹول ٹیکس ادا کر دیئے ہوئے تھے جس کی وجہ سے حضور کی کاروں کا یہ قافلہ وہاں رکے بغیر اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہا ۔ راستہ میں مختلف مقامات میں احباب جماعت سڑک کے کنارے کھڑے اپنے پیارے آقا کا انتظار کر رہے تھے اور حضور کی کار کو دیکھتے ہی ہاتھ ہلانے لگتے اور خوشی سے نعرے لگاتے رہے ربوہ میں حضور کی آمد پر مسجد مبارک پر چراغاں کیا گیا ۔ قصر خلافت کے احاطہ کے علاوہ مسجد مبارک کے سامنے بھی احباب کی ایک بڑی تعداد اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہنے کے لئے جمع تھے جنہوں نے حضور کی آمد پر پُرجوش نعرے لگائے ۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے پہلے دورے پر ربوہ سے ۲۸ جولائی ۱۹۸۲ء کو روانہ ہوئے ۔ حضور نے اس دورے میں ناروے ، سویڈن ، ڈنمارک ، مغربی جرمنی سوئٹزرلینڈ ، سپین ، ہالینڈ ، اور برطانیہ کا دورہ فرمایا ۔ حضور نے اپنے اس تاریخی دورے میں سپین میں ساڑھے سات سو سال بعد تعمیر ہونے والی مسجد بشارت پیدرو آباد کا افتتاح فرمایا اور دیگر ممالک میں احباب جماعت سے ملاقات فرمانے کے علاوہ پریس کانفرنسوں سے خطابات فرمائے اور کئی ممالک کی مجالس شوریٰ کے اجلاسات کی صدارت فرمائی ۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ۔ مینیجر ۔

ماہنامہ خالد ربوہ

اکتوبر سنہ ۱۹۸۲ء

خریداران و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ماہنامہ خالد ربوہ ماہ اکتوبر ۱۹۸۲ء شائع ہو چکا ہے جو بعض مجبوریوں کی وجہ سے اجتماع سے قبل پوسٹ نہیں ہو سکا براہ کرم اجتماع پر دفتر شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے حاصل فرمالیں ۔

(مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

اطفال کے علمی مقابلے ...

مندرجہ ذیل مقابلے (معیار صغیر و کبیر) ہونگے

۱ ۔ حفظ قرآن کریم (غیر حفاظ) سورۃ بقرہ کی پہلی سترہ آیات اور آخری دس سورتیں ۔

۲ ۔ حفظ قرآن (حفاظ) سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات ۔ آخری دس سورتیں ۔ سورۃ مرسلات ، الدھر ، اور القیامۃ ۔

۳ ۔ تلاوت قرآن کریم ۔ سورۃ (الضحیٰ)

۴ ۔ حفظ نظم ؎

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا

(مکمل نظم)

۵ ۔ نظم خوانی ؎

ہے دستِ قبلہ نما لا الٰہ الا اللہ

(پہلے دس اشعار ۔ صحیح تلفظ سے)

۶ ۔ اذان ۷ ۔ معلومات عامہ ۸ ۔ تقریری مقابلے

۹ ۔ مضمون نویسی ۔

مندرجہ ذیل مقابلوں کا معیار ایک ہی ہوگا

۱ ۔ پیغام رسانی (۴ اطفال کی ٹیم ہوگی)

۲ ۔ مشاہدہ معائنہ ۳ ۔ بیت بازی

نوٹ :- بیت بازی میں درثمین ، کلام محمود ، اور درِ عدن کے اشعار شامل ہوں گے ۔

(ہر بلاک سے پانچ لڑکوں کی ایک ٹیم ہوگی)

عناوین تقریری مقابلہ :-

مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک پر تین منٹ کے لئے تقریر کرنا ہوگی ۔

۱ ۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا عشقِ قرآن

۲ ۔ سیرت حضرت مولانا نورالدین نور اللہ مرقدہ

۳ ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح کے احسانات اطفال پر ۔

۴ ۔ مثالی طفل کے اوصاف و ذمہ داریاں ۔

۵ ۔ اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

عناوین مقابلہ مضمون نویسی ۔

۱ ۔ خلافت حقہ اسلامیہ

۲ ۔ خلافت ثالثہ کی اہم تحریکات

۳ ۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی

۴ ۔ مسلمان بچوں کے سنہری کارنامے

۵ ۔ سیرت حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہا

(ایک ہزار الفاظ تک مضمون زبانی لکھنا ہوگا ۔ کاغذ مرکز مہیا کرے گا ۔)

نوٹ :- پہلے دن کے کھانے کے فوراً بعد ابتدائی مقابلے ہونگے ۔ جن میں معیار پر پورے اترنے والے اطفال منتخب کئے جائیں گے ۔ (مہتمم اطفال)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما خالطت الزکوٰۃ مالاً قط الا اھلکتہ

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مال پر زکوٰۃ واجب ہو مگر ادا نہ کی جائے بلکہ زکوٰۃ کا حصہ اس میں رہنے دیا جائے تو وہ دوسرے مال کو بھی تباہ و برباد کر دے گا ۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد کسی تشریح کا محتاج نہیں ۔ الحمد للہ کہ جماعت کے اکثر احباب و خواتین جو صاحب نصاب ہیں اور جن کو ادائیگی زکوٰۃ کا احساس ہے بڑی باقاعدگی اور التزام کیساتھ اپنی زکوٰۃ ادا کر رہے ہیں مگر ابھی تک کئی ایسے احباب بھی ہیں جن سے مسائل کی لاعلمی کے باعث غفلت ہو جاتی ہے ۔ ایسے صاحب نصاب احباب و خواتین کو چاہیئے کہ اپنی زکوٰۃ ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں ۔ (ناظر بیت المال آمد ۔ ربوہ)

قائدین و ناظمین اطفال سے ضروری التماس

وقف جدید کا تین چوتھائی سال گذر چکا ہے مگر من حیث المجموع "وقف جدید دفتر اطفال" کی ابھی تک نصف وصولی بھی نہیں ہوئی ۔ آپ سے التماس ہے کہ شعبہ ہذا کی اہمیت کے پیش نظر اس جانب فوری توجہ دیں ۔

اجتماع خدام الاحمدیہ تک کم از کم تین چوتھائی وصولی ہو جانی چاہیئے ۔

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)